تصریحات

محرم آیا اور گذر گیا، لیکن کچھ تلخ حقائق اور واقعات ایسے دیکھنے میں آئے کہ ان کا ذکر کئے بغیر چارہ نہیں ——— !

ہر ماہ محرم میں مختلف مکاتبِ فکر کے لوگ اپنے اپنے انداز سے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ کرتے ہیں۔ شیعہ بھائی ان ایام کو اپنے نقطہ نظر سے مناتے اور ان میں تقاریب بپا کرتے ہیں۔ جہاں تک ان کی مجالس اور محافل کی بات ہے، قانون اور آئین کے دائرہ میں رہتے ہوئے انہیں حق حاصل ہے کہ وہ اپنے معتقدات کے مطابق اپنی مجالس کو آراستہ کریں۔ لیکن ایک بات جو ہر دفعہ کھٹکتی اور اس دفعہ شدت سے محسوس کی گئی، کہ بعض دوست ان ایام میں اپنے اعمال کی بجا آوری میں دوسروں کے جذبات اور معتقدات کا قطعاً خیال نہیں کرتے اور برملا ایسی باتیں کہتے اور کرتے ہیں جن سے امنِ عامہ کی صورتِ حال کسی لمحہ بھی خراب ہو سکتی ہے۔ خصوصاً اصحابِ رسولؐ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے معاملہ میں بعض لوگ دریدہ دہنی تک سے باز نہیں آتے اور ستم بالائے ستم کہ، حکومتِ پاکستان کے نشریاتی ادارے بھی احتیاط کے دامن کو ملحوظِ خاطر نہیں رکھتے اور بسا اوقات بعض برخود غلط ایسی ایسی باتیں ٹی۔ وی اور ریڈیو پر کہہ جاتے ہیں کہ جن سے نہ صرف کہ عامۃ المسلمین کے جذبات مجروح ہوتے ہیں بلکہ ان کے معتقدات، ان کے اعتقادات

اور ایمانیات کی رُوح سے اس پر سکوت جرم بن جاتا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ ایسی باتیں قصداً لکھی جاتی ہیں یا شاعری اور خطابت کے جوش میں بلاقصد، لیکن نشریاتی اداروں کے اربابِ اختیار کا اس سے اغماض ناقابلِ معافی جرم اور ناقابلِ برداشت گناہ بن جاتا ہے، اور ہماری رائے میں ایسے جرائم کے مرتکب قصداً اس اسلامی ریاست کو مذہبی غارت گری کا اڈہ بنانا چاہتے ہیں۔

بعینہٖ یہی معاملہ بعض مقامات پر جلوسوں کا ہے کہ بعض افسران اپنے مخصوص مفادات کی بنا پر ایسے مقامات پر جلوس نکالنے کی اجازت دے دیتے ہیں جہاں سنی اور شیعہ میں تصادم کی فضا پائی جاتی ہے اور شیعہ حضرات کی کوئی قابلِ ذکر آبادی نہیں ہوتی، جس کے نتیجہ میں کچھ ہولناک واقعات رُو پذیر ہوتے اور المناک حادثات جنم لیتے ہیں۔

اسی طرح ہم شیعہ بھائیوں سے بھی اس بات کی خواہش کا اظہار کرنا چاہتے ہیں کہ انہیں خود بھی رواداری کا ثبوت بہم پہنچانا چاہیئے جس سے دوسروں کے جذبات مجروح اور دل زخمی ہوتے ہوں، کیونکہ ایک ملک میں رہتے ہوئے اور ایک امت اور ملت کہلواتے ہوئے کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیئے جس سے دوئی ٹپکتی ہو۔

ہم حکومت سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ابھی سے اس بات کا جائزہ لے کہ ہر محرم الحرام میں تلخی کیوں پیدا ہوتی، اور خاص طور پر اس کے دبا دینے کے باوجود وہ تلخی باقی کیوں رہتی ہے؛ تاکہ تصادم کی فضا نہ صرف ختم ہو جائے بلکہ اس کے امکانات ہی معدوم ہو کر رہ جائیں۔